Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 3 (January-March 2024)
HJRS HEC Journal Recognition System
Category Y
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

Secondary Sources of Al-Qur'an Studies: An Analytical Study of Selected Books of Tafsir

علوم القرآن کے ثانوی مصادر: منتخب کتب تفسیر کا تجزیاتی مطالعہ

Dr.Naveed Khan
Lecturer Govt.Postgraduate College, Haripur, KP, Pakistan
Email:naveedkhan61980@gmail.com
Muhammad Aashir Abbasi
Lecturer, Govt..Postgraduate College, Haripur, KP, Pakistan
aashirhamayoun9@gmail.com

Abstract

The knowledge and teachings of the Holy Qur'an will not end until the morning of the Day of Judgment. They are in the form of wisdom and never end. This is the reason that scholars and commentators have made this great book of the Holy Qur'an the center of their research and research and have derived many sciences from it .Among these sciences, a special aspect of research is the discussions that are related to the Holy Qur'an in terms of its revelation and compilation, according to the book and interpretation and the miracle of the Qur'an, as well as the abrogation and abrogation, Makki and Madani and reasons. In terms of descent etc., in the early

CC BY

centuries of Islam, where other sciences and arts have been the center of research of scholars, various books and treatises have also been written on the sciences of the Qur'an. Among which some are the ones in which only one genre of the sciences of the Qur'an is attacked and some are works containing a collection of sciences and genres.

Keywords: ullom-ul- quran, Secondary Sources, books of interpretation, abrogation and annulment, sources of revelation

موضوع کا تعارف

قرآن مجید کے علوم و معارف قیامت کی صبح تک ختم نہیں ہونگے، یہ علوم کا ایسا بحر بیکراں ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں، اس میں غوطہ زن ہونے والا اس کے موتیوں سے فیضیاب ہوتا ہے، اس کے موتی جو علوم و معارف، اسرار و حِکَم کی صورت میں ہیں کبھی ختم نہیں ہوتے، سرکار دو عالم ﷺ کا فرمان ہے: "اس (قرآن) سے علماء سیر نہیں ہوتے اور اس کو بار بار پڑھنے سے اس مزہ پرانا نہیں ہوتا اور اس کے نکات ختم نہیں ہوتے"۔[1]

یہی وجہ ہے کہ روز اول سے ہی علماء کرام اور مفسرین نے اس عظیم الشان کتاب قرآن مجید کو اپنی تحقیق و تدقیق کا محور و مرکز بنایا ہے اور اس سے بہت سے علوم کو اخذ کیا ہے، انہی علوم میں سے ایک خاص رخ کی تحقیق وہ مباحث ہیں جو قرآن مجید کے ساتھ متعلق ہیں اس کے نزول اور جمع و ترتیب کے لحاظ سے، کتابت و تفسیر اور اعجاز قرآن کے اعتبار سے، اسی طرح ناسخ و منسوخ، مکی و مدنی اور اسباب نزول وغیرہ کے لحاظ سے، اسلام کی ابتدائی صدیوں میں جہاں دیگر علوم و فنون اہل علم کی تحقیق کا مرکز رہے ہیں وہیں علوم القرآن پر بھی مختلف کتب و رسائل لکھے گئے ہیں، جن میں کچھ وہ ہیں جس میں علوم القرآن کی صرف ایک نوع سے تعرض کیا گیا ہے اور کچھ مجموعہ علوم اور انواع پر مشتمل تصانیف ہیں، زیرِ نظر مقالہ میں کتب تفسیر میں سے علوم القرآن کے ثانوی مصادر کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

کلیدی الفاظ

علوم القرآن، لغات القرآن، اعراب القرآن، کتب تفسیر، ثانوی مصادر، ناسخ و منسوخ، اسباب نزول

CC BY

بنیادی سوالات تحقیق

1) منتخب کتب تفسیر میں علوم القرآن کے ثانوی مصادر کون کون سی کتب ہیں؟

2) ان کتب کا مختصر تعارف کیا ہے؟

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

اس موضوع پر دوران مطالعہ سابقہ کام کے حوالے سے درج ذیل کتب پر آگاہی ہو سکی ہے۔

1۔ مساعد بن سلیمان بن ناصر الطیار کی کتاب **"علوم القرآن تاریخہ وتصنیف انواعہ"۔**

اس کتاب میں فاضل محقق نے علوم القرآن کی تاریخ و تدوین کے ساتھ ساتھ اس کی انواع کی ترتیب اور سلف کے زمانے میں مختلف انواع پر لکھی گئی کتب کا بھی اجمالاً تذکرہ کیا ہے، لیکن اس کے بنیادی یا ثانوی مصادر کی تعیین نہیں کی ہے۔

2۔ محمد فاروق حیدر، لیکچرار شعبہ اسلامیات گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور، کا آرٹیکل **"علوم القرآن کی تاریخ و تدوین"**

اس کتاب میں مصنف نے عہد رسالت و عہد صحابہ و تابعین میں علوم القرآن کی تاریخ و تدوین اور متقدمین کے زمانے اس کی مختلف انواع پر تصانیف وغیرہ کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن بنیادی و ثانوی مصادر کی تعیین و تحدید نہیں کی جا سکی۔

منہج تحقیق

زیر نظر رسالہ کا منہج بیانیہ و استقرائی ہے جس میں منتخب کتب تفسیر میں سے علوم القرآن کے ثانوی مصادر کو تتبع و استقراء کے ذریعے جمع کیا گیا ہے، مقالہ نگار نے اس میں ان کتب کو ثانوی مصادر قرار دیا ہے جو اصلاً اور بالذات تو تفسیر قرآن کریم پر لکھی گئی ہیں لیکن ضمناً ان میں علوم القرآن کی انواع سے بھی بحث ہوئی ہے۔

منتخب کتب تفسیر بحیثیت علوم القرآن کے ثانوی مصادر

علوم القرآن کے کتب تفسیر کے لحاظ سے ثانوی مصادر کا تذکرہ درج ذیل ہے:

CC BY

1. جامع البیان فی تاویل القرآن (تفسیر الطبری)

1.1 طباعت و اشاعت:

اس تفسیر کے مؤلف ابو جعفر محمد بن جریر الطبری (م 310ھ) ہیں، احمد محمد شاکر کی تحقیق کے ساتھ مؤسسۃ الرسالۃ سے 1420ھ بمطابق 2000ء میں 24 جلدوں میں چھپی ہے، اسی طرح 1422ھ بمطابق 2001ء میں دار ہجر للطباعۃ والنشر والتوزیع والاعلان سے الدکتور عبد اللہ بن عبد المحسن الترکی کی تحقیق کے ساتھ طبع اول کے ساتھ 26 جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔

1.2 تفسیر طبری کا منہج و اسلوب:

امام ابن جریر طبریؒ نے اپنی تفسیر میں اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ تفسیر بالماثورہ پر ہی اکتفاء کیا جائے تاہم اس کیلئے قوی ترین اقوال اور صرفی و نحوی ابحاث میں صحیح ترین آراء کو مد نظر رکھا ہے، اگرچہ بعض دفعہ آپ علیہ الرحمہ نے لغت میں سے اشعار کو بھی استعمال کیا لیکن اس کی تحدید معانی کی وضاحت تک ہے۔

1.3 الفاظ قرآنی کی تحقیق میں لغت، صرف و نحو اور اشعار کے ساتھ وضاحت:

علامہ ابن جریر نے بے شمار مواقع پر الفاظ قرآنی کی وضاحت میں عربی ادب اور عربی لغت کو بھی استعمال کیا ہے کیونکہ اہل لسان جانتے ہیں کہ یہ قرآن کس لئے نازل ہوا ہے اسلئے وہ زیادہ تر لغت کی مدد سے اسکی تاویلات کرتے ہیں اور بعض مفردات القرآن بھی ہیں جنکی تفسیر کیلیے لغت کا سہارا لیا جاتا ہے جن کو بے شمار علماء نے بیان کیا ہے جیسا کہ یحیی بن زیادہ، محمد، علی بن حمزہ اللکسائی اور النضر بن شمیل کے نام قابل ذکر ہیں،[2] جہاں تفسیر القرآن کیلئے تفسیر بالماثور کے اصول کو مد نظر رکھا ہے وہاں بعض مقامات پر لغت و ادب کی بنیاد پر معنی ترجیح کی وضاحت بھی کی ہے جیسے لفظ ند کی تحقیق میں حضرت حسان بن ثابت کا یہ شعر درج کیا:

أتهجوه ولست له بند ... فشركما لخيركما الفداء[3]

"تم میرے ممدوح کی ہجو کرتے ہو، حالانکہ تم اسکی مثل اور ہمسر نہیں ہو تمہارا برا تمہارے اچھا پر قربان ہو جائے۔"

اس طرح شعری استشہاد سے معنی کو واضح کر دیا ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

ابن جریر الطبری نے اپنی تفسیر میں نحوی قواعد کی مدد سے احکام القران کی تاویل بھی پیش کی ہے تاکہ اعرابی حالت کو بیان کیا جائے اور اگر اعراب میں اختلاف ہو تو کوفیین اور بصریین کے اقوال سے اعراض کرتے ہیں اور اولیٰ کو ترجیح دیتے ہوئے صحیح ترین رائے کو لیتے ہیں اور پھر آیت کی تصحیح قراءت اور تفسیر کرتے ہیں۔

بعض دفعہ امام طبری علیہ الرحمہ معانی مرادی کو واضح کرنے کیلئے اشعار بھی نقل کرتے ہیں اور اس میں وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء کرتے ہیں، جیسا کہ حضرت امیر معاویہؓ کی مجلس میں آیت قرآنی "وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ" [4] کے متعلق تفصیل دریافت کی گئی تو اسپر حضرت عبد اللہ ابن عباس نے شعر بیان فرمایا، اسی مسلک کی اقتداء کرتے ہوئے امام طبریؒ بھی بعض جگہ قرآن کی آیت کی تفسیر و تفصیل میں اشعار بیان فرماتے ہیں۔ [5]

جس طرح امام طبری علیہ الرحمہ علوم شریعہ کے تمام شعبہ جات میں ماہر تھے اس طرح آپ نے ایک جلیل القدر کتاب "کتاب القراءت" بھی لکھی ہے اور اس میں قراءت مشہورہ کو ترجیح دی ہے، اگرچہ آپ نے قراءت شاذہ کو بھی جمع کرنے کا اہتمام کیا ہے، لیکن ترجیح مشہور قراءت کو ہی دیتے ہیں۔ [6]

1.4 تفسیر طبری بحیثیت علوم القرآن کا ثانوی مصدر:

مذکورہ بالا بحث اور تفسیر طبری کے اسلوب تحریر سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ امام ابن جریر طبریؒ کی تفسیر جامع البیان فی تاویل القرآن اصلاً و مستقلاً تو تفسیر پر لکھی گئی کتاب ہے لیکن اس میں علوم القرآن کی بھی کئی انواع سے بحث کی گئی ہے، مثلاً لغات القرآن، اعراب القرآن، مفردات القرآن اور قراءات القرآن وغیرہ ابحاث کو بھی ضمناً بیان کیا گیا ہے۔

2 تفسیر الماوردی (النکت والعیون)

اس تفسیر کے مؤلف ابو الحسن علی بن محمد بن محمد بن حبیب البصری البغدادی، الشہیر بالماوردی (المتوفی:450ھ) ہیں، سید ابن عبد المقصود بن عبد الرحیم کی تحقیق کے ساتھ دار الکتب العلمیہ بیروت سے چھ جلدوں میں چھپی ہے۔

اس کا اصل نام "النکت و العیون" ہے لیکن یہ تفسیر ماوردی کے نام معروف ہے، مصنف نے کتاب کے شروع میں مقدمہ تحریر کیا جو چند فصلوں پر مشتمل ہے لیکن ایک آدھ فصل کے سوا کسی فصل پر بھی عنوان قائم نہیں کیا ہے، چنانچہ مصنف علیہ الرحمہ تفسیر سے قبل مقدمہ لکھنے کی وجہ تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

CC BY

وقدمت لتفسيره فصولا، تكون لعمله أصولا، يستوضح منها ما اشتبه تأويله، وخفي دليله، وأنا أستمد الله حسن معونته، وأسأله الصلاة على محمد وآله وصحابته.[7]

مقدمہ میں علوم القرآن کی چند مشہور ابحاث میں سے اسماء القرآن، تقسیمِ سُوَرِ قرآن طول، مثانی، مئین اور مفصل وغیرہ، سبعہ احرف اور اعجاز القرآن انواع پر بحث کی ہے۔

یہ کتاب قرآن مجید کی تفسیر میں لکھی گئی ہے لیکن اس کے مقدمہ میں مصنف نے علوم القرآن کی چند مفید ابحاث کو شامل کیاہے اسی وجہ سے مقالہ نگار نے اس کتاب کو علوم القرآن کے ثانوی مصادر میں شمار کیاہے۔

3 مقدمہ تفسیر ابن عطیہ

یہ ابو محمد عبد الحق بن غالب بن عبد الرحمن بن تمام بن عطیۃ الاندلسی المحاربی (المتوفی:542ھ) کی تصنیف کردہ تفسیر ہے، عبد السلام عبد الشافی محمد کی تحقیق کے ساتھ دار الکتب العلمیہ بیروت سے 1422ھ میں پہلا ایڈیشن شائع ہوا ہے۔

کتاب کا اصل نام "المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز" ہے لیکن تفسیر ابن عطیہ کے نام سے مشہور ہے، کتاب کے شروع میں مصنف نے علوم القرآن کی ابحاث مشتمل پر ایک مقدمہ تحریر کیاہے جو دس ابواب پر مشتمل ہے، جس میں فضائل قرآن، تدوین قرآن، سبعہ احرف، اعجاز القرآن اور اسماء القرآن وغیرہ اور دوسری اہم مباحث کو شامل کیاہے، اس کے علاوہ اس کتاب پر محقق عبد السلام عبد الشافی نے بھی مقدمہ تحریر کیاہے جو کہ تفسیر، کتب تفسیر اور مفسرین سے متعلق ہے۔

یہ کتاب دراصل قرآن مجید کی تفسیر میں لکھی گئی ہے لیکن اس کے مقدمہ میں مصنف نے علوم القرآن کی چند مفید ابحاث کو شامل کیاہے اسی وجہ سے مقالہ نگار نے اس کتاب کو علوم القرآن کے ثانوی مصادر میں شمار کیاہے۔

4 تفسیر الخازن (لباب التاویل فی معانی التنزیل)

اس تفسیر کے مصنف علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بن عمر الشیحی ابو الحسن، المعروف بالخازن (المتوفی:741ھ) ہیں، محمد علی شاہین کی تحقیق سے دار الکتب العلمیہ بیروت سے چھپی ہے، پہلا ایڈیشن 1415ھ میں شائع ہوا ہے۔

OPEN ACCESS CC BY

یہ کتاب دراصل امام بغویؒ کی "معالم التنزیل فی تفسیر القرآن" سے ملخص ہے جس میں مصنف نے اپنی طرف سے بھی کچھ اضافے کیے ہیں، اکثر آیات صفات کی تاویل کرتے ہیں، کہیں کہیں سلف و خلف کا مذہب بغیر کسی کو ترجیح دیے بیان کرتے ہیں، کثیر تعداد میں اسرائیلیات بغیر تعاقب کے درج کی ہیں۔[8]

تفسیر کے شروع میں امام خازنؒ نے ایک مفید مقدمہ شامل کیا ہے جس میں علوم القرآن کی مباحث میں سے فضائل قرآن، تلاوت و تعلیم قرآن، جمع قرآن، ترتیب نزول قرآن اور سبعہ احرف وغیرہ پر کلام کیا ہے۔

یہ کتاب قرآن مجید کی تفسیر میں لکھی گئی ہے لیکن اس کے مقدمہ میں مصنف نے علوم القرآن کی چند مفید ابحاث کو شامل کیا ہے اسی وجہ سے مقالہ نگار نے اس کتاب کو علوم القرآن کے ثانوی مصادر میں شمار کیا ہے۔

5 البرھان فی علوم القرآن للحوفی

یہ علی بن ابراہیم ابن سعید الحوفی (۴۳۰ھ) کی ایک ضخیم تالیف ہے جو کہ تیس جلدوں میں قرآن مجید کی تفسیر میں لکھی گئی ہے، ان میں سے ۱۵ جلدیں غیر مرتب مخطوطے کی شکل میں موجود ہیں، یہ اصلاً قرآن کی تفسیر ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے نام میں بھی اختلاف ہے بعض نے اس کا نام "البرهان في تفسير القرآن" قرار دیا ہے۔[9]

اس میں مصنف نے ابتدائے قرآن سے آخر تک ایک ایک آیت پر علوم قرآن کی روشنی میں بحث کی ہے نحو، لغت، اعراب، نزول، ترتیب، قراءت، معانی، تفسیر، معقول، غرض کوئی زاویہ تشنہ نہیں چھوڑا، چنانچہ اس کتاب کے ایک مخطوطہ نسخہ پر کتاب کا نام یوں تحریر ہے:

"البرهان في علوم القرآن من الغريب والإعراب والقراءات والتفسير والناسخ والمنسوخ والأحكام وعدد الآي والتنزيل والوقف والتمام والاشتقاق والتصريف"[10]

یہ کتاب قرآن مجید کی تفسیر میں لکھی گئی ہے لیکن اس میں مصنف نے ایک ایک آیت پر علوم القرآن کی روشنی میں بحث کی ہے اسی وجہ سے مقالہ نگار نے اس کتاب کو علوم القرآن کے ثانوی مصادر میں شمار کیا ہے۔

CC BY

6 جمال القراء وکمال الاقراء للسخاوی

یہ کتاب علی بن محمد بن عبد الصمد الھمدانی المصری الشافعی، اَبو الحسن، علم الدین السخاوی (المتوفی: 643ھ) کی ہے، مروان العطیہ اور محسن خرابہ کی تحقیق کے ساتھ دار المامون للتراث دمشق اور بیروت سے ایک جلد میں شائع ہوئی ہے، اشاعت اول 1418ھ بمطابق 1997ء میں ہوئی ہے، اس کے علاوہ یہ کتاب عبد الکریم زبیدی کی تحقیق سے بیروت سے ۱۹۹۳ء میں بھی شائع ہوئی ہے۔

یہ کتاب مستقلاً تو علم القراءت پر لکھی گئی ہے لیکن ضمناً اس میں قراءت کے علاوہ علوم القرآن کے دیگر مباحث کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

یہ کتاب ایک مقدمہ اور علوم القرآن کی مختلف ابحاث پر مشتمل ہے جس میں قراءت کے علاوہ علوم القرآن کی مشہور ابحاث میں ناسخ و منسوخ، فضائل قرآن، جمع قرآن، تلاوت قرآن، اسماء قرآن، سبعہ احرف اور وقف وابتداء وغیرہ انواع شامل ہیں۔

اس کتاب کی افادیت کو بیان کرتے ہوئے خود مصنف رقم طراز ہیں:

> وفي هذا الكتابِ من علوه مايَشْرح الألباب، ويُفرِح الطلاب، ويُنيلُهم المنى، ويُفيدهم الغنى، ويُريحهم من العناء، ويُمنحهم ما دعت إليه الحاجة بأيْسَر الاعتناء، فهو كاسمه (جمال القراء، وكمال الإقراء)[11]

مقالہ نگار نے اس کتاب کو علوم القرآن کے ثانوی مصادر میں شامل کیا ہے، اس لئے کہ اصلاً اور بالذات یہ کتاب علم القراءت پر لکھی گئی ہے لیکن ضمناً اس میں علوم القرآن کی دیگر مباحث سے بھی تعرض کیا گیا ہے۔

7 المرشد الوجیز الی علوم تتعلق بالکتاب العزیز

یہ کتاب ابو القاسم شہاب الدین عبد الرحمن بن اسماعیل بن ابراہیم المقدسی الدمشقی المعروف بابی شامہ (المتوفی: 665ھ) کی ہے، طیار آلتی قولاج کی تحقیق کے ساتھ دار صادر بیروت سے 1975ء میں شائع ہوئی ہے۔

OPEN ACCESS

اس میں نزول قرآن اور جمع قرآن کے علاوہ قراءت سے متعلق جامع اور مفصل بحث ہے، مصنف علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب میں ایک مقدمہ اور چھ ابواب ترتیب دیے ہیں، مقدمہ میں موضوع کی اہمیت وضرورت پر روشنی ڈالی ہے، پہلے باب میں نزول قرآن کی کیفیت و تلاوت اور حفاظ کے سینوں میں اس کے محفوظ ہونے کا تذکرہ ہے، دوسرے باب میں جمع قرآن کے دور اول اور دور ثانی کا جائزہ لیا ہے، تیسرے باب میں سبعہ احرف پر سیر حاصل گفتگو کی ہے، چوتھے باب میں قراءت سبعہ مشہورہ کا بیان ہے، پانچویں باب میں قراءت صحیحہ اور شاذہ کے مابین فرق وغیرہ کو بیان کیا ہے، چھٹے باب میں علوم القرآن کی اہمیت ومنفعت پر توجہ دلائی ہے۔

مقالہ نگار نے اس کتاب کو علوم القرآن کے ثانوی مصادر میں اس لئے شامل کیا ہے کہ مستقلاً یہ کتاب سبعہ احرف کے معرکۃ الآراء مسئلے کے حل پر لکھی گئی ہے لیکن ضمناً اس میں علوم القرآن کی دیگر مباحث کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

8 تفسیر نیسابوری (غرائب القرآن ورغائب الفرقان)

اس تفسیر کے مؤلف نظام الدین الحسن بن محمد بن حسین القمی النیسابوری (المتوفی:850ھ) ہیں، شیخ زکریا عمیرات کی تحقیق کے ساتھ دار الکتب العلمیہ بیروت سے 1416ھ میں چھپی ہے، 1900ء میں مصر سے تفسیر طبری کے ہامش پر بھی شائع ہوئی ہے۔

یہ چھ جلدوں میں قرآن مجید کی تفسیر ہے، تفسیر سے قبل مصنف علیہ الرحمۃ نے گیارہ مقدمات قائم کر کے تفسیر اور علوم القرآن کی ضروری مباحث کو قلمبند کیا ہے، جن میں قراءت سبعۃ، سبعہ احرف، جمع قرآن، تقسیم سور طول، مثانی، مئین اور اقسام وقف وغیرہ ابحاث قابل ذکر ہیں۔

یہ کتاب قرآن مجید کی تفسیر میں لکھی گئی ہے لیکن اس کے مقدمہ میں مصنف رحمہ اللہ نے علوم القرآن کی چند مفید ابحاث کو شامل کیا ہے اسی وجہ سے مقالہ نگار نے اس کتاب کو علوم القرآن کے ثانوی مصادر میں شمار کیا ہے۔

9 مقدمہ تفسیر ابن جزی (التسہیل لعلوم التنزیل)

یہ ابو القاسم محمد بن احمد بن محمد بن عبد اللہ، ابن جزی الکلبی الغرناطی (المتوفی:741ھ) کی تفسیر قرآن مجید ہے، دکتور عبد اللہ الخالدی کی تحقیق کے ساتھ شرکۃ دار الارقم بن ابی الارقم بیروت سے 1416ھ میں شائع ہوئی ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

یہ کتاب قرآن مجید کی تفسیر میں لکھی گئی ہے، کتاب کے شروع میں مصنف علیہ الرحمہ نے دو مفید مقدموں کا اضافہ کیا ہے جن میں علوم القرآن کی اہم مباحث کو شامل کیا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:

وقدّمت في أوّله مقدّمتين: إحداهما في أبواب نافعة، وقواعد كلية جامعة والأخرى فيما كثر دوره من اللغات الواقعة.[12]

علامہ جزیؒ نے پہلے مقدمہ میں بارہ ابواب قائم کیے ہیں جن علوم القرآن کی مشہور انواع میں سے نزول القرآن، مکی و مدنی سورتیں، ناسخ ومنسوخ، معانی القرآن، فضائل القرآن، اعجاز القرآن، قراءت سبعہ وغیرہ ابحاث پر سیر حاصل کلام کیا ہے، چنانچہ مصنف خود اس تفسیر کی افادیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ولقد أودعته من كل فنّ من فنون علم القرآن: اللباب المرغوب فيه، دون القشر المرغوب عنه، من غير إفراط ولا تفريط[13]

مقدمہ تفسیر ابن جزی کی اسی اہمیت کے پیش نظر دکتور مساعد بن سلیمان الطیار نے اس کی شرح بھی لکھی ہے جو "شرح مقدمۃ التسہیل لعلوم التنزیل لابن جزی" کے نام سے دار ابن الجوزی سے 1431ھ میں چھپی ہے، اس میں فاضل محقق نے مقدمہ تفسیر ابن جزی میں علوم القرآن کی ابحاث سے متعلق مصنف کے قائم کردہ بارہ ابواب کی تشریح کی ہے۔

یہ کتاب قرآن مجید کی تفسیر میں لکھی گئی ہے لیکن اس کے مقدمہ میں مصنف رحمہ اللہ نے علوم القرآن کی چند مفید ابحاث کو شامل کیا ہے اسی وجہ سے مقالہ نگار نے اس کتاب کو علوم القرآن کے ثانوی مصادر میں شمار کیا ہے۔

10 مقدمہ تفسیر قرطبی (الجامع لاحکام القرآن)

یہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری الخزرجی شمس الدین القرطبی (المتوفی: 671ھ) کی تالیف ہے، احمد البردونی اور ابراہیم اطفیش کی تحقیق کے ساتھ دار الکتب المصریہ قاہرہ سے 1994ء میں دوسرا ایڈیشن شائع ہوا ہے۔

امام قرطبیؒ نے اس کتاب میں پورے قرآن کی تفسیر کی ہے لیکن اس کا مرکزی خیال یا اصل مقصد فقہی طرز پر آیات الاحکام کی تفسیر ہے، اور اس کتاب میں امام قرطبی نے اس بات کا بھی خیال رکھا ہے کہ صرف فقہی زاویہ سے آیات کی تفسیر نہیں کی بلکہ جو بھی تفسیر سے متعلق علوم ہیں اس کے مطابق آیات کی تفسیر کی ہے اور یہی خصوصیت اس کتاب کو دوسری فقہی تفاسیر سے ممتاز کرتی ہے، مثلاً اسباب النزول، قراءات ولغات، وجوہ اعراب، غرابت قرآن، تخریج احادیث، اقوال فقہاء اور علماء سلف و خلف کی آراء وغیرہ کو آیات کی تفسیر میں بیان کیا ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

کتاب کے شروع میں امام قرطبیؒ نے "المدخل" کے عنوان سے خطبہ کتاب مقدمہ کے طور پر تحریر کیا ہے جس میں علوم القرآن کے چند اہم مباحث کو قلمبند کیا ہے جن میں فضائل قرآن، اعراب قرآن، جمع قرآن، سبعہ احرف اور اعجاز القرآن وغیرہ انواع کو تفصیلاً بیان کیا ہے۔

یہ کتاب قرآن مجید کی تفسیر میں لکھی گئی ہے لیکن اس کے مقدمہ میں مصنف رحمہ اللہ نے علوم القرآن کی چند مفید ابحاث کو شامل کیا ہے اسی وجہ سے مقالہ نگار نے اس کتاب کو علوم القرآن کے ثانوی مصادر میں شمار کیا ہے۔

نتائج (Findings)

اس تحقیق سے مندرجہ ذیل نتائج بر آمد ہوئے ہیں:

1. کتب تفسیر میں سے 10 کتب تتبع سے علوم القرآن کے لئے بطورِ ثانوی مصادر قرار پائی ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:
   i. جامع البیان فی تاویل القرآن (تفسیر الطبری)
   ii. تفسیر الماوردی (النکت والعیون)
   iii. مقدمہ تفسیر ابن عطیہ
   iv. تفسیر الخازن (لباب التاویل فی معانی التنزیل)
   v. البرھان فی علوم القرآن للحوفی
   vi. جمال القراء وکمال الاقراء للسخاوی
   vii. المرشد الوجیز الی علوم تتعلق بالکتاب العزیز
   viii. تفسیر نیسابوری (غرائب القرآن ورغائب الفرقان)
   ix. مقدمہ تفسیر ابن جزی (التسہیل لعلوم التنزیل)
   x. مقدمہ تفسیر قرطبی (الجامع لاحکام القرآن)
2. کتب تفسیر میں بہت سی کتب کے مقدمات میں علوم القرآن کے حوالے سے بہت مفید اور جامع ابحاث ہیں جو علوم القرآن کی اہم انواع پر مشتمل ہیں۔
3. کچھ کتابیں ایسی بھی ہیں جن کے نام میں لفظ "علوم القرآن" نہیں ہے لیکن ان کے محتویات میں علوم القرآن کی اہم مباحث پر مفصل گفتگو کی گئی ہے۔

CC BY

4. علوم القرآن کے ثانوی مصادر کی تلاش میں میرا مطمع نظر زیادہ تر کتب تفسیر رہی ہیں، اس حوالے سے دوسری فن کی کتابوں میں بھی ثانوی مصادر کو تلاش کیا جاسکتا ہے۔

حوالہ جات

---

[1] التبریزی، محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری، مشکاۃ المصابیح، تحقیق: محمد ناصر الدین الالبانی، المکتب الاسلامی بیروت، الطبعۃ الثالثۃ 1985، 1/659

[2] الرومی، یاقوت الحموی، معجم الادباء، دارالفکر، بیروت، 1980، 18/45

[3] الطبری، ابو جعفر محمد بن جریر، جامع البیان عن تاویل القرآن، 1/347

[4] الکھف، 86

[5] البغدادی، خطیب، الجامع البیان لاخلاق الراوی وآداب السامع، مکتبۃ المعارف، الریاض، 1983، 2/198

[6] الجزری، محمد بن محمد، النشر فی القراءات العشر، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1/32

[7] الماوردی، ابو الحسن علی بن محمد البغدادی، تفسیر الماوردی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1/21

[8] عتر، نور الدین، الدکتور، علوم القرآن الکریم، مطبعۃ الصباح دمشق، 1993ء، ص 83

[9] ابراھیم عنانی عطیۃ عنانی، البرھان فی علوم القرآن للامام الحَوفی - سورۃ یوسف دارسۃ وتحقیقا، رسالۃ مقدمۃ لنیل درجۃ الدکتورۃ فی التفسیر وعلوم القرآن، تحت اشراف: السید سید احمد نجم، الجامعۃ: جامعۃ المدینۃ العالمیۃ — کلیۃ العلوم الاسلامیۃ قسم القرآن الکریم وعلومہ، مالیزیا، العام الجامعی: 1436ھ - 2015م، ص 57

[10] ایضاً، ص 59

[11] سخاوی، علم الدین علی بن محمد، جمال القراء وکمال الإقراء، تحقیق مروان العطیۃ، محسن خرابۃ، دار المامون للتراث دمشق، 1997، ص 37

[12] ابن جزی، ابو القاسم محمد بن احمد الکلبی الغرناطی، تفسیر ابن جزی، شرکۃ دار الارقم بیروت، 1416، 1/11

[13] ایضاً، 1/10

OPEN ACCESS
CC BY